السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(کیا کلمہ طیبہ "لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ثبوت کسی صحیح حدیث میں ملتا ہے؟ تحقیق سے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (حبیب محمد، بیاڑ۔ دیر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

امام ابوبکر احمد بن الحسین البیھقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 458ھ) نے فرمایا:

"اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ: ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب: ثنا محمد بن اسحاق: حدثنی سعید بن المسیب ان اَبوہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (أنزل اللہ تعالی فی کتابہ فذکر قوما استکبروا فقال: {إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ (وقال تعالی) إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا} [الفتح: 26] وھی (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) استکبر عنھا المشرکون یوم الحدیبیۃ یوم کاتبھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قضیۃ المدۃ؛

ہمیں ابو عبداللہ الحافظ (امام حاکم، صاحب المستدرک) نے خبر دی (کہا): ہمیں ابو العباس محمد بن یعقوب (الاصم) نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں محمد بن اسحاق (بن جعفر، ابوبکر الصغانی) نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں" یحییٰ بن صالح الوحاظی نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں اسحاق بن یحییٰ الکلبی نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں (ابن شہاب) الزہری نے حدیث بیان کی (کہا) مجھے سعید بن المسیب نے حدیث بیان کی، بے شک انھیں (سیدنا) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا تو تکبر کرنے والی ایک قوم کا ذکر کرکے فرمایا: یقیناً جب انھیں لاالٰہ الا اللہ کہا جاتا ہے تو تکبر کرتے ہیں۔ (الصفت: 35)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں جاہلیت والی ضد رکھی تو اللہ نے اپنا سکون واطمینان اپنے رسول اور مومنوں پر اتارا اور ان کے لیے کلمۃ التقویٰ کو لازم قرار دیا اور وہ اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے۔ ((الفتح: 26

اور وہ (کلمۃ التقویٰ) لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

صلح) حدیبیہ والے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدت (مقرر کرنے) والے فیصلے میں مشرکین سے معاہدہ کیا تو مشرکوں نے اس کلمے سے تکبر کیا تھا۔)

(کتاب الاسماء والصفات ص 105، 106 دوسرا نسخہ ص 131، تیسرا نسخہ مطبوعہ انوار محمدی الہ آباد 1313ھ ص 81 باب ماجاء فی فضل الکلمۃ الباقیۃ فی عقب ابراہیم علیہ السلام)

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے۔

حاکم، اصم، محمد بن اسحاق الصغانی، زہری اور سعید بن المسیب سب اعلیٰ درجے کے ثقہ ہیں۔

1۔ یحییٰ بن صالح الوحاظی صحیح بخاری وصحیح مسلم کے راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ تھے۔ امام ابوحاتم الرازی نے کہا: صدوق، امام یحییٰ بن معین نے کہا: "ثقہ"

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم 9/158 وسندہ صحیح)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ویحیٰی ثقۃ (کتاب الضعفاء الصغیر: 145، طبع ہندیہ)

یحییٰ بن صالح پر درج ذیل علماء کی جرح ملتی ہے:

1۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ 2۔ اسحاق بن منصور۔ 3۔ عقیلی۔ 4۔ ابو احمد الحاکم

امام احمد کی جرح کی بنیاد ایک مجہول انسان ہے۔ دیکھئے الضعفاء للعقیلی (4/408) یہ جرح امام احمد کی توثیق سے معارض ہے۔

ابوزرعہ الدمشقی نے کہا:

"لم یقل یعنی أحمد بن حنبل فی یحیی بن صالح الا خیرا"

(احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن صالح کے بارے میں صرف خیر ہی کہا ہے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر 68/78 وسندہ صحیح

(اسحاق بن منصور کی جرح کا راوی عبداللہ بن علی ہے۔ (الضعفاء للعقیلی 4/409

عبداللہ بن علی کا ثقہ وصدوق ہونا ثابت نہیں ہے لہذا یہ جرح ثابت ہی نہیں ہے۔ عقیلی کی جرح الضعفاء الکبیر میں نہیں ملی البتہ تاریخ دمشق (68/79) میں یہ جرح ضرور موجود ہے لیکن اس جرح کا راوی یوسف بن احمد غیر موثق (مجہول الحال) ہے لہذا یہ جرح بھی ثابت نہیں ہے۔

ابواحمد الحاکم (اور بشرط صحت احمد، اسحاق بن منصور اور عقیلی) کی جرح جمہور محدثین کی توثیق کے مقابلے میں مردود ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا:

"ثقۃ فی نفسہ تکلم فیہ لرایہ"

(وہ بذات خود ثقہ تھے، ان کی رائے کی وجہ سے (ابواحمد الحاکم وغیرہ کی طرف سے) ان میں کلام کیا گیا ہے۔ (معرفۃ الرواۃ المتکلم فیھم بما لایوجب الرد: 367

(حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: خالد (بن مخلد) اور یحییٰ بن صالح دونوں ثقہ ہیں۔ (فتح الباری ج9 ص24 تحت ح5378 کتاب الاطعمۃ باب الاکل ممایلیہ

(اور کہا: "صدوق من اہل الرای" (تقریب التہذیب: 7568

(تقریب التہذیب کے محققین نے لکھا ہے: "بل ثقۃ" بلکہ وہ ثقہ تھے۔ (التحریر ج4 ص88

خلاصۃ التحقیق:۔ یحییٰ بن صالح ثقہ و صحیح الحدیث ہیں۔

(۔ اسحاق بن یحییٰ بن علقمہ الکلبی الحمصی العوصی صحیح بخاری کے (شواہد کے) راوی ہیں۔ دیکھئے صحیح البخاری: (7382، 7171، 7000، 6647، 3927، 3443، 3299، 1355، 2628

حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات (ج6 ص49) میں ذکر کیا اور صحیح ابن حبان (الاحسان: 6074) میں ان سے روایت لی ہے۔

دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

"أَحادیثہ صالحۃ وَالبُخَارِيّ یستشہدہ وَلَا یعتمدہ فِي الْأُصُول"

(ان کی حدیثیں صالح (اچھی) ہیں، بخاری شواہد میں ان سے روایت لیتے ہیں اور اصول میں ان پر اعتماد نہیں کرتے۔ (سوالات الحاکم للدارقطنی: 280

تنبیہ:۔

(امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ شواہد میں جس راوی سے روایت لیتے ہیں وہ ان کے نزدیک ثقہ ہوتا ہے۔ (الا یہ کہ کسی خاص راوی کی تخصیص ثابت ہو جائے

(دیکھئے شروط الائمۃ الستہ لمحمد بن طاہر المقدسی (ص18 دوسرا نسخہ ص14

ابوعوانہ نے صحیح ابی عوانہ (المستخرج علی صحیح مسلم) میں ان سے روایت لی ہے۔ (ج2 ص293) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

"صدوق قیل انہ قتل اباہ"

(سچا ہے، کہا گیا ہے کہ اس نے اپنے باپ کو قتل کیا تھا۔ (تقریب التہذیب: 391

باپ کو قتل کرنے والا قصہ تہذیب الکمال (طبع مؤسسۃ الرسالہ ج1 ص202) میں ادھوری (غیر مکمل) سند:

"ابوعوانۃ الاسفرائنی عن ابی بکر الجزامی عن ابن عوف قال یقال" سے مروی ہے۔ یہ قصہ کئی لحاظ سے مردود ہے:

1۔ ابوعوانہ تک سند غائب ہے۔

2۔ ابوبکر الجزامی نامعلوم ہے۔

3۔ یقال (کہا جاتا ہے) کا قائل نامعلوم ہے۔

صاحب تہذیب الکمال نے بغیر کسی سند کے محمد بن یحییٰ الذہلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اسحاق بن یحییٰ کو طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا اور کہا:

"مجهول، لم أعلم له رواية غير يحيى بن صالح الوحاظي، فإنه أخرج إلى له أجزاء من حديث الزُّهرِيّ، فوجدتها مقاربة، فلم أكتب منها إلا شيئا يسيرا"

مجہول ہے، میرے علم میں یحییٰ بن صالح الوحاظی کے سوا کسی نے اس سے روایت بیان نہیں کی۔ انھوں نے میرے سامنے اس کی زہری سے حدیثوں کے اجزاء پیش کیے تو میں نے دیکھا کہ یہ روایات مقارب (صحیح ومقبول اور ثقہ راویوں کے قریب قریب) ہیں۔ میں نے ان میں سے تھوڑی روایتیں ہی لکھی ہیں۔ (ج1 ص202

(حافظ ابوبکر محمد بن موسیٰ الحازمی (متوفی 591ھ) نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے طبقہ ثانیہ کے بارے میں کہا کہ وہ مسلم کی شرط پر ہیں۔ (شروط الائمۃ الخمسہ ص57

معلوم ہوا کہ یہ راوی امام محمد بن یحییٰ الذہلی کے نزدیک مجہول ہونے کے ساتھ ثقہ وصدوق اور مقارب الحدیث ہے (!) بصورت دیگر یہ جرح جمہور محدثین کے مقابلے میں خلاصۃ التحقیق: اسحاق بن یحییٰ الکلبی حسن الحدیث ہیں۔

فائدہ:۔

: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ والی یہی روایت شعیب بن ابی حمزہ نے

"عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة رضي الله عنه"

(کی سند سے بیان کر رکھی ہے۔ (کتاب الایمان لابن مندہ ج1 ص359 ح99 وسندہ صحیح الی شعیب بن ابی حمزہ

اس شاہد کے ساتھ اسحاق بن یحییٰ کی روایت مزید قوی ہوجاتی ہے۔ والحمدللہ

دوسری دلیل: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"فَهٰذَا اِجْمَاعٌ صَحِيحٌ، كَالْاِجْمَاعِ عَلٰى قَوْلِ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ"

(پس یہ اجماع صحیح ہے جیسا کہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ" کے کلمے پر اجماع ہے۔ (المحلی ج10 ص423، العین، مسئلہ: 3025"

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں:

"وكذلك ما اتفق عليه جميع أهل الإسلام بلا خلاف من أحد منهم من تلقين موتاهم لا إله إلا الله محمد رسول الله"

اور اسی طرح تمام اہل اسلام بغیر کسی اختلاف کے اس پر متفق ہیں کہ مرنے والوں کو (موت کے وقت) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ (پڑھنے) کی تلقین کرنی چاہیے۔ (الفصل فی الملل والاھواء والنحل ج1 ص162، الرد علی من زعم ان الانبیاء علیہم السلام لیسوا انبیاء الیوم)

معلوم ہوا کہ کلمہ اخلاص: کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کا صحیح حدیث اور اجماع سے ثبوت موجود ہے۔ والحمدللہ وصلی اللہ علی نبیہ وسلم۔

تنبیہ:۔

مفتی "محمد اسماعیل طورو دیوبندی نے "شش کلمے" کے تحت لکھا ہے":

"کلمہ طیبہ۔ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ"

"(ترجمہ) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (البخاری، مسلم ج1 ص73)

(مختصر نصاب میں 24 طبع 2005ء دارالافتاء جامعہ اسلامیہ، صدر کامران مارکیٹ راولپنڈی)

یہ مکمل کلمہ نہ تو صحیح بخاری کی کسی حدیث میں لکھا ہوا ہے اور نہ صحیح مسلم کی کسی حدیث میں اس طرح موجود ہے۔ مفتی بنے ہوئے علماء کو اپنی تحریروں میں احتیاط کرنی چاہیے اور غلط حوالوں سے کلی اجتناب کرنا چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ (16/فروری 2007ء) (الحدیث: 35)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ